پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر

پنجابی کمپلیکس-1، قذافی سٹیڈیم فیروز پور روڈ۔ لاہور

میلہ چراغاں 2019ء

لاہور (پ۔ر) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر (پِلاک)، محکمہ اطلاعات وثقافت، حکومت پنجاب کے زیر اہتمام عظیم صوفی شاعر شاہ حسین کی یاد میں چار روزہ ''میلہ چراغاں 2019ء'' کا انعقاد کیا گیا جس کا افتتاح وزیر اطلاعات وثقافت صمصام علی بخاری نے چراغ روشن کر کے کیا۔ انہوں نے ڈائریکٹر جنرل پلاک اور ان کی ٹیم کے فن وثقافت کے فروغ میں کردار کو سراہتے ہوئے مبارکباد دی اور کہا کہ ہمیں معاشرے سے نفرت، بدامنی اور بداعمالی ختم کرنے کے لیے صوفیا کے کردار اور تعلیمات کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے جو کہ سراسر محبت، پیار، امن، مساوات اور اخوت پر مبنی ہے۔ اِس موقع پر ادیبوں، شاعروں، فنکاروں، صحافیوں اور شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ میلہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے والوں میں گلوکار شوکت علی، راشد محمود، شاہد محمود ندیم، کالم نگار ہارون الرشید، اے جی پنجاب میاں شجاع الدین ذکاء، مظہر حسین ذکی چیف کنٹرولر اکاؤنٹس، منصور آفاق، بابا نجمی، ملک اشرف اعوان، ہدایتکار حسن عسکری، اداکار شاہ میر، ڈاکٹر کنول فیروز، کالم نگار یسین وٹو، ہارون عدیم، خاقان حیدر غازی، افضل عاجز اور دیگر شامل تھے۔ ڈاکٹر صغرا صدف، ڈائریکٹر جنرل پلاک نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پلاک اس طرح کی تقریبات کا انعقاد کر کے فن وثقافت کے فروغ اور معاشرے میں امن، برداشت اور ہم آہنگی کی فضا قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ افتتاحی تقریب کے بعد زرّیں پنا پرفارمنگ آرٹ ٹیم نے صوفیانہ رقص پیش کیا اس کے علاوہ ڈھول کی تھاپ پر صوفی رقص/ دھمال بھی پیش کی گئی جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ میلے میں استاد شوکت علی، بشریٰ صادق، سائرہ طاہر، سجاد علی بیلا، شبانہ عباس، حسنین اکبر، اسلم باہو (باہا گروپ)، تیمور افغانی، ناصر بیراج، نذیر احمد، سجاد بری، روحیل وقاص، دانیال عرف دانی، محسن سجاد، نفیسہ جاوید، عاشق لوہار، صابر حسین ڈھولچی اور ناہید طالب نے اپنے مخصوص انداز میں شاہ حسینؒ کی کافیاں اور صوفیانہ کلام پیش کر کے حاضرین سے بھرپور داد وصول کی۔ اس چار روزہ میلہ چراغاں میں دستکاری، کتابوں اور پنجابی کھابوں کے مختلف سٹال بھی لگائے گئے ہیں۔

☆☆☆

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر

پنجابی کمپلیکس-1، قذافی سٹیڈیم فیروزپور روڈ۔ لاہور

میلہ چراغاں 2019ء

لاہور (پ۔ ر) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)، محکمہ اطلاعات و ثقافت، حکومت پنجاب کے زیر اہتمام جاری چار روزہ ''میلہ چراغاں 2019ء'' کے دوسرے روز معروف صحافی حامد میر نے خصوصی طور پر شرکت کی اور چراغ روشن کیا۔ پلاک کے طرف سے انہیں پنجاب کی روایتی پگ بھی پہنائی گئی۔ انہوں نے پلاک اور ان کی ٹیم کا اِس خوبصورت میلہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی گفتگو میں کہا کہ میلے ہمارے ثقافت کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور یہ ہماری ثقافتی روایات کے اصل امین ہیں۔ میلہ چراغاں کے حوالے سے گورنر پنجاب نے پلاک کے انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی کہا کہ صوفیا کرام نے جو درست دیا ہے ہم اُس پر عمل کر کے معاشرے میں محبت، امن، برداشت اور رواداری قائم کر سکتے ہیں۔ میلے کے دوسرے روز جن فنکاروں نے پرفارم کیا اُن میں اُستاد غلام علی خان، اُستاد طاہر اقبال، آصف جاوید مہدی، انور رفیع، عمران شوکت علی، شبانہ عباس، علی احسن ملک، امن علی، زمن عباس، معصومہ لال، زوہیب خان، محمد نعیم مہدی، ملک رفیق، زاہد احمد، ندیم اقبال باہو اور اقبال انجم شامل تھے۔ آخر میں محفل سماں کا اہتمام کیا گیا جس میں معروف قوال ندیم جمیل ہجویری و ہمنوا نے قوالی پیش کر کے حاضرین پر وجد طاری کر دیا۔ میلے کے دوسرے روز شرکت کرنے والوں میں فرحت عباس شاہ، ڈاکٹر کنول فیروز، اقبال قیصر، اکرم شیخ، پروین سجل، یوسف پنجابی اور شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام میں نظامت کے فرائض ممتاز ملک نے سرانجام دیئے۔

☆☆☆

میلہ چراغاں 2019ء

لاہور (پ۔ر) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)، محکمہ اطلاعات و ثقافت، حکومت پنجاب کے زیر اہتمام جاری چار روزہ ''میلہ چراغاں 2019ء'' کے تیسرے روز وفاقی وزیر تعلیم جناب شفقت محمود نے خصوصی شرکت کی انھوں نے پلاک ٹیم کو اِس میلہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ پلاک ایک متحرک ادارہ ہے اور پنجاب کی زبان اور فن و ثقافت کے لئے بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ ممبر پنجاب اسمبلی سعدیہ سہیل رانا نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ہم بہت ہی خوبصورت ثقافتی روایات کی حامل قوم ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اسے اگلی نسل تک منتقل کریں۔ پنجابی بولنے میں ہمیں عار محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ میلے کے تیسرے روز جن فنکاروں نے پرفارم کیا اُن میں طارق طافو، مظہر راہی، مجاہد منصور ملنگی، سائرہ طاہر، حناء ملک، ناصر بیراج، سجاد بری، سدرہ سحر، نائلہ شاہ، ندیم اقبال باہو، جاوید کشن لعل، توکل برادرز، رفیع اختر، رائے شفیق، نتاشا، محبوب اختر، فہد، عمران ناصر اور عنایت عابد شامل تھے۔ اِس موقع پر شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام میں کمپیئرنگ کے فرائض ممتاز ملک نے سرانجام دیئے۔

تیسرے روز کے اختتام پر مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت معروف شاعر بابا نجمی نے کی جبکہ دیگر شعراء کرام ڈاکٹر اختر شمار، رائے محمد خاں ناصر، سعداللہ شاہ، باقی احمد پوری، ڈاکٹر صغرا صدف، خاقان حیدر غازی، احسان رانا، راجا نیر، ہارون عدیم، سلیم طاہر، طاہرا سرا، ارشد منظور، صابر علی صابر، ارشاد سندھو، بینا گوئندی، عائشہ اسلم، صائمہ الماس، پروین وفا، روبینہ راجپوت، زبیدہ حیدر، سرفراز سفی، مرلی چوہان اور نبیل نجم نے اپنا کلام سنا کر حاضرین سے بھرپور داد وصول کی۔ مشاعرے میں نظامت کے فرائض وریا پاہی نے سرانجام دیئے۔

☆☆☆

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر

پنجابی کمپلیکس-1، قذافی سٹیڈیم فیروز پور روڈ۔ لاہور

میلہ چراغاں 2019ء

لاہور (پ۔ر) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)، محکمہ اطلاعات وثقافت، حکومت پنجاب کے زیر اہتمام جاری چار روزہ ''میلہ چراغاں 2019ء'' کے چوتھے روز ''شاہ حسین کانفرنس'' کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دانشوروں، ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں کے علاوہ یونیورسٹی اور کالج کے طلبا وطالبات نے بھی شرکت کی۔ اس کانفرنس کے 8 سیشن ہوئے جس کے پہلے سیشن کا موضوع ''شاہ حسین تے وحدت الوجود'' تھا۔ اس کے شرکاء میں قاضی جاوید، ڈاکٹر طارق شریف زادہ، خاقان حیدر غازی اور اکرم شیخ شامل تھے۔ مقررین نے کہا کہ وحدت الوجود نظریئے کے حامی مفکرین کا کہنا ہے کہ کائنات میں موجود ہر شے اسی ذاتِ حق کا حصہ ہے اس نظریئے کے بانی ابن العربی ہیں۔ کانفرنس کے دوسرے سیشن کا موضوع ''شاہ حسین دی شاعری وچ سوانیاں دی مانتا'' تھا۔ اس کے شرکاء میں بینا گوئندی، ڈاکٹر صغرا صدف، ثمینہ اسماء اور نیلم احمد بشیر شامل تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شاہ حسین کی شاعری عورت کے احساسات کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ شاہ حسین نے عورت کے روپ میں شاعری کی یہ نفی ذات کے ساتھ ساتھ عورت کے ساتھ اظہار یکجہتی اور اُس کی بے لوث محبت اور دکھ درد برداشت کرنے والی عادت ہے۔ شاہ حسین کے نزدیک عورت کا ہر روپ قابل عزت واحترام ہے۔ کانفرنس کے تیسرے سیشن کا موضوع ''شاہ حسین دی شاعری وچ لہندی بولی دا اثر'' تھا۔ اس کے شرکاء میں مسرت کلانچوی، ڈاکٹر ناصر رانا، پروفیسر زبیر احمد اور ہارون عدیم اور شامل تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ تحریر لکھنے والا ہمیشہ بہترین لفظالی کا استعمال کرتا ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ شاہ حسین نے اپنی شاعری میں لہندی بولی کا استعمال کیا بلکہ اس وقت پنجاب میں یہی زبان استعمال ہوتی تھی جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوگئی۔ کانفرنس کے چوتھے سیشن کا موضوع ''شاہ حسین دی شاعری وچ راگاں دا ورتارا'' تھا۔ اس کے شرکاء میں ڈاکٹر سعادت علی ثاقب، ڈاکٹر عمر عادل، افضل عاجز، پروفیسر محمد جواد اور طبلہ نواز استاد جھاری شامل تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ شاہ حسین باقی علوم کے ساتھ ساتھ موسیقی کے علم سے باقاعدہ طور پر واقف تھے لیکن انہوں نے کسی بھی کافی کے لیے کوئی خاص راگ مختص نہیں کیا۔ یہ کام بعد میں کیا گیا بہرحال موسیقی کسی بھی شاعر کے کلام کو زندہ رکھتی ہے یہی وجہ ہے اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود شاہ حسین کا کلام آج بھی گایا اور سمجھا جاتا

ہے۔ کانفرنس کے پانچویں سیشن کا موضوع ''شاہ حسین دی شاعری وچ علامت نگاری'' تھا۔ اس کے شرکاء میں استاد حامد علی خان، ڈاکٹر ناصر بلوچ، ڈاکٹر کرامت مغل اور محمد جواد شامل تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ شاہ حسین کے دور میں کپڑے کی صنعت عروج پر تھی اور اس کے لیے خام مال یعنی دھاگہ وغیرہ چرخے کے ذریعے گھروں میں بنایا جاتا تھا اس لیے شاہ حسین اپنی شاعری میں چرخہ، پونی، نلیاں، پچھی، داج جیسی علامات استعمال کرتے ہوئے آخرت کی فکر اور اچھے اعمال کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ کانفرنس کے چھٹے سیشن کا موضوع ''شاہ حسین دی شاعری وچ شعری جمال'' تھا۔ اس کے شرکاء میں مدثر بشیر، ہارون عدیم، استاد حامد علی خان اور رخشندہ نوید تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شعری جمالیات کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ کسی شاعر کا کلام عوام میں کس قدر مقبول ہوا اور کتنی دیر تک رہا۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے شاہ حسین کو یہ کمال حاصل ہے۔ اُن کا کلام آج بھی عوام میں بے حد مقبول ہے اور بڑے شوق سے سنا جاتا ہے اور مقبول سے مقبول تر ہو رہا ہے۔ کانفرنس کے ساتویں سیشن کا موضوع ''شاہ حسین تے اوہدا عہد'' تھا۔ اس کے شرکاء میں ڈاکٹر اجمل نیازی، راجہ صادق اللہ، ڈاکٹر غافر شہزاد، ڈاکٹر عبادنبیل شاد اور ڈاکٹر انعام الرحمٰن صفدر شامل تھے۔ شرکاء نے شاہ حسین کے دور میں ہونے والے مختلف واقعات کا حوالہ دیا خاص کر دُلا بھٹی کا واقعہ سنایا علاوہ ازیں انھوں نے اکبر بادشاہ کے مختلف کارندوں کے ہاتھوں عوام والناس پر ہونے والے ظلم وتشدد کا ذکر کرتے ہوئے مجموعی طور پر اِس عہد کو معاشرتی اور سیاسی حوالے سے بیان کیا۔ ان کا کہنا تھا صوفی کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے کہ معاشرے کا ہر فرد اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزارے۔ کوئی کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرے، کوئی کسی کا حق نہ مارے، خاص طور پر حکومت عوام کے لیے ماں باپ کا درجہ رکھتی ہے اس عوام کے لیے ہمیشہ خیر کے کام سرانجام دینا چاہیے۔ شاہ حسین جب عوام پر ظلم ہوئے دیکھا تو اس نے بھیس بدل احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ کانفرنس کے آٹھویں اور آخری سیشن کا موضوع ''پنجابی تھیٹر تے شاہ حسین'' تھا اس کے شرکاء میں شاہد محمود ندیم، ڈاکٹر کنول فیروز، ویر سپاہی، خادم حسین سومرو، عائشہ اسلم اور خاقان حیدر غازی تھے۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ہمیں اپنے تمام صوفیاء کرام پر ڈرامے بنا کر سٹیج شو کے طور پر پیش کرنا چاہیے تا کہ ہماری نئی نسل اُن کے آفاقی پیغام سے آگاہ ہو سکے اور معاشرے میں امن، برداشت اور محبت کے جذبات پیدا ہوں۔ اس حوالے سے شاہد محمود ندیم، نجم حسین سید، شعبہ پنجابی پنجاب یونیورسٹی اور خاقان حیدر غازی نے جو کام کیا ہے اُس کے حوالے سے خصوصی بات چیت ہوئی۔

☆☆☆